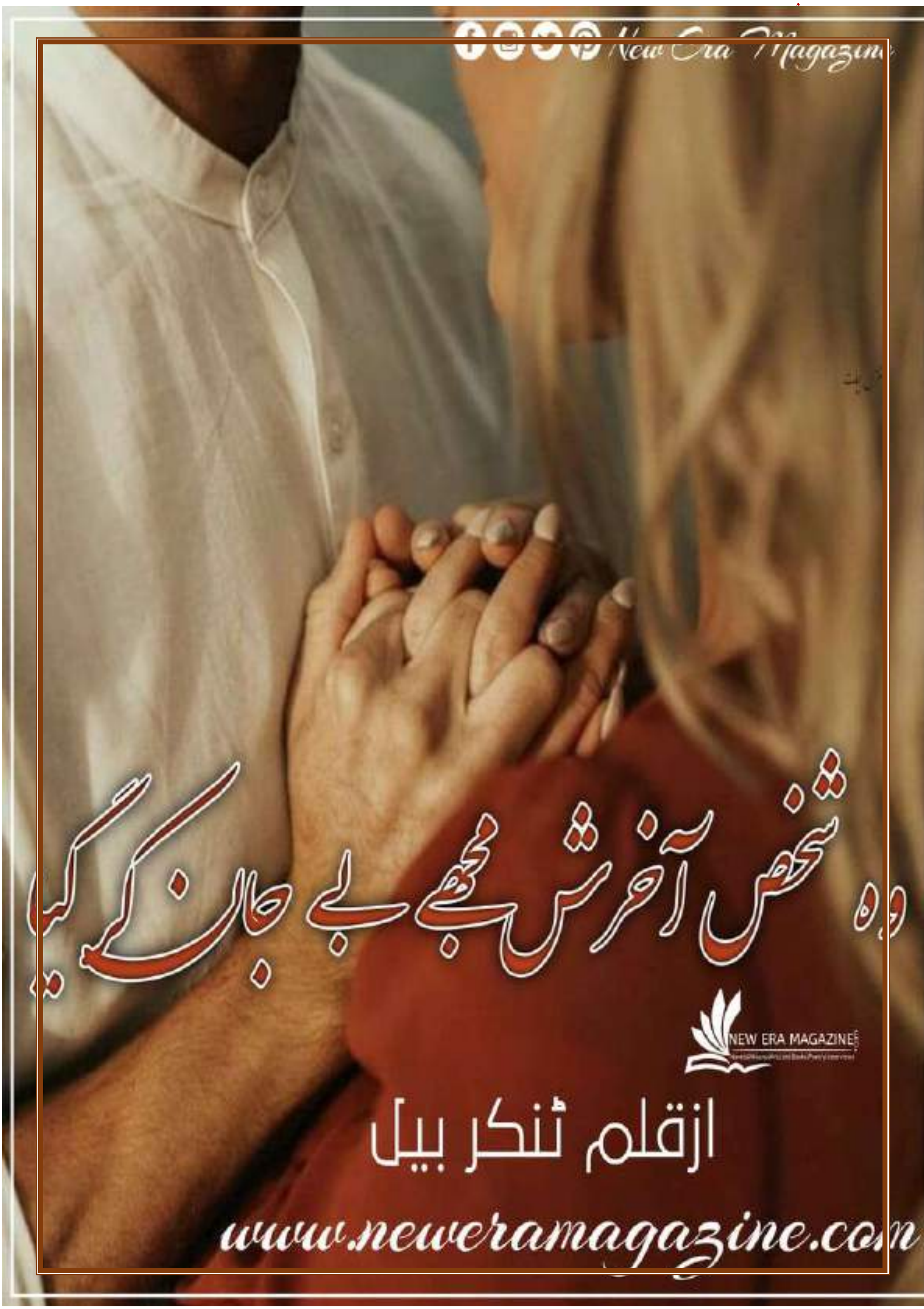
New Era Magazine
وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا
NEW ERA MAGAZINE
ازقلم ٹنکر بیل
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا

از ٹنکر بیل

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی، بیٹھک سے آتی آوازوں نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کون ہے، نسرین بیگم کی آواز حقیقی دنیا میں لے آئی۔

'آو شارمین۔' نسرین بیگم کے کہنے پر وہ اندر آئی۔ جہاں تین خواتین بیٹھی تھیں۔

شارمین نے آدب سے سلام کیا جس کا جواب بڑی ہی گرم جوشی سے دیا گیا۔ان میں سے ایک خاتون نے شارمین کو اپنے پاس بٹھا کر پیار کیا جو کہ ہماری شارمین کو بلکل بھی پسند نہیں آیا پر مروتاً چپ کر گئی۔

'غزالہ یہ ہے شارمین۔ نسرین کی بیٹی۔' خاتون جن کا نام فرزانہ بیگم تھا اپنے ساتھ بیٹھی خاتون سے مخاطب ہوئیں۔

'اچھا ماشاءاللہ۔' غزالہ بیگم نے شارمین کو پیار کیا۔

'کیسی ہیں شارمین۔'

'میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔' شارمین نے اپنی بے زاریت کو چھپاتے ہوئے خوش اخلاقی سے کہا۔

'میں بھی ٹھیک۔ یہ میری بہو ہے اقراء۔' غزالہ بیگم نے اپنے ساتھ بیٹھی خوبصورت سی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکی کا تعارف کروایا۔شارمین نے مسکرا کر سر ہلایا۔

'آپ کی بہو ہے تو مجھے کیوں بتا رہی ہیں؟'بظاہر مسکراتے ہوئے دل میں وہ خود سے مخاطب ہوئی۔

اقراء شارمین سے پڑھائی کے بارے میں پوچھ رہی تھی اور وہ انہیں مختصر بتا رہی تھی۔ انداز صاف جان چھڑانے والا تھا، جسے کسی اور نے تو نہیں لیکن شارمین کی والدہ نے بخوبی نوٹ کر لیا۔

'شارمین بیٹا جاو اور فریش ہو جاو۔'نسرین بیگم نے شارمین کی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا۔

'جی مما۔'تابعداری سے سر ہلاتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے کی جانب چل دی۔

عابر اعظم کے دو بچے تھے۔شارمین عابر اور فہد عابر۔شارمین عابر اعظم کی پہلی اولاد گھر بھر کی لاڈلی تھی۔شارمین ایک خوبصورت لڑکی تھی۔مناسب قد اور صاف رنگت۔خوبصورت ہلکی بھوری غزالی آنکھیں اس پر لمبی خوبصورت پلکیں اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتی تھی۔وہ bs کی اسٹوڈنٹ تھی۔اپنی کلاس کی ٹاپر ہونے کی

وجہ سے وہ کسی حد تک مغرور بھی تھی۔شارمین کی شخصیت کی وجہ سے ہر کوئی اس سے دوستی کا خواہا تھا۔مگر شارمین نے یونیورسٹی میں کوئی دوست نہیں بنائی۔فہد بھی اکلوتا تھا۔لیکن جو پروٹوکول شارمین کو لڑکی ہو کر ملتے تھے فہد کو کم ہی ملتے تھے۔فہد میٹرک کا اسٹوڈنٹ تھا۔

****

'فہد یہ مہمان کون ہیں ؟'شارمین نے اپنے بھائی سے پوچھا جو موبائل میں پب جی کھیل رہا تھا۔

'کیا پتا۔'فہد نے کندھے اچکا کر جان چھڑانے والے انداز میں کہا

'تم اس پب جی کی جان نہ چھوڑنا۔جب دیکھو موبائل سے چپکے رہتے ہو۔آس پاس کی کوئی خبر ہی نہیں ہوتی۔پتا نہیں کس منحوس نے یہ گیم بنائی ہے۔'شارمین کا پارہ ہائی ہو گیا۔پر فہد ٹس سے مس نہ ہوا۔

'تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گی'۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی، نسرین بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

'شارمین تم نے کھانا کھالیا؟'

'نہیں مما۔ کھانے میں کیا ہے؟'شارمین نے پانی پیتے ہوئے پوچھا۔

'پاستابنایاہے۔اگر ٹھنڈاہوگیاہو تو گرم کرلو۔'نسرین بیگم نے کشن اٹھاتے ہوئے کہا۔

'اوکے میں کرلوں گی۔ویسے مما یہ کون تھیں؟'شارمین نے پوچھا۔

'مہمان تھیں اور کون تھیں۔اب جلدی سے جاؤ۔'نسرین بیگم نے آنکھیں دکھاتے ہوتے ہوئے کہا۔

'جی اچھا جاتی ہوں۔'شارمین منہ بنا کر کچن میں چلی گئی۔

'ویسے مما یہ پاپا جانی کے رشتہ دار تھے یا آپ کے؟'شارمین کے جانے کے بعد فہد نے نسرین بیگم سے پوچھا۔

'نہ میرے نہ تمھارے پاپا کے،وہ شارمین کے رشتے کے لئے آئیں تھیں۔'نسرین بیگم نے بیٹھتے ہوئے کہا تو فہد جو پب جی میں گھسا ہوا تھا تقریبا اچھل پڑا۔

'یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟اوران کی ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔'

فہد جذباتی ہوگیا۔اور کیوں نہ ہوتا آخر اس کی پیاری بہن کی بات ہورہی تھی۔

'تم چپ کرو، یہ بڑوں کی باتیں ہیں ان میں نہ بولو۔ اور فلحال شارمین کو کچھ نہ بتانا۔'

شارمین کو آتا دیکھ کر نسرین بیگم نے فہد کو تنبیہہ کی۔

'مما آپ کو پتا ہے آج ہمارے گروپ کا پرکٹیکل تھا۔ لیب میں وہ کارنامے تو نہیں ہوئے نہ۔' شارمین پاستا کھاتے ہوئے بتانے لگی۔

'تمہیں کیا ہوا؟'

شارمین نے بات کرتے ہوئے صدمے کی سی کیفیت میں بیٹھے فہد سے پوچھا۔

'کچھ نہیں عیشا، آوٹ ہو گیا ہوں۔' ایک نظر نسرین بیگم کو دیکھتے ہوئے، فہد موبائل وہی پر رکھ کر کمرے سے چلا گیا۔

شارمین کی نظروں نے دور تک پیچھا کیا۔

'توبہ ہے، گیم تو نہ ہوئی زندگی موت کا مسئلہ ہو گیا۔' فہد کے یوں چلے جانے پر شارمین نے کہا۔

'اس کو چھوڑو۔ جلدی سے یہ ختم کرو۔' نسرین بیگم نے شارمین کا دھیان کھانے کی طرف کر دیا۔

'اچھا اچھا۔'فرمانبرداری سے جواب آیا۔

'فنیش کر کہ برتن لادو میں باقی برتن دھو کر ڈنر کی تیاری کرتی ہوں۔'یہ کہ کر نسرین بیگم کمرے سے نکل گئیں۔

'چلو شکر کہ موبائل کی جان تو چھوڑی۔'شارمین شکر ادا کرتے ہوئے موبائل ہاتھ میں لے چکی تھی۔آخر اپنی دوستوں کو بھی تو آج کی کہانی سنانی تھی نہ۔شارمین نے جلدی سے وٹس ایپ کھولا اور WISH میں سلام کا میسج کیا۔

WISH اِن کے گروپ کا نام تھا۔جس کی بنیاد ایشل نے رکھی تھی۔اس گروپ میں تین سہلیاں تھیں۔ایک تھی ہماری شارمین عرف شانی،ایک کیوٹ سی ایشل عرف ایشو اور تیسری اور آخری تھی ونیسہ عرف ونی۔

کہنے کو تو تینوں کی دوستی کالج میں ہوئی تھی مگر کوئی بھی انھیں دیکھ کر ایسا نہیں مانتا تھا۔شارمین کی زندگی میں اپنی فیملی کے بعد اگر کسی کی اہمیت تھی،تو وہ ایشل اور ونیسہ کی تھی۔ان تینوں کا گروپ پرفیکٹ تھا۔کالج میں کتنی ہی لڑکیاں ان کی دوستی سے حسد کرتی تھیں۔وجہ ان تینوں کا وہ رشتہ تھا جو چٹان جیسا مظبوط تھا۔ان تینوں میں ایشل تھوڑی سنجیدہ مزاج کی تھی لیکن شارمین اور ونیسہ کے ساتھ مل کر ایشل کی سنجیدگی

کہیں غائب ہو جاتی تھی۔ ونیسہ اس گروپ کی سب سے شیطان لڑکی تھی لیکن جتنی وہ شیطان تھی دل کی اتنی ہی نرم۔ شارمین سے لڑنا اور اسے ستانا گویا ونیسہ نے خود پر فرض کیا ہوا تھا۔ شارمین اور ونیسہ کی لڑائیاں پوری کلاس میں مشہور تھی۔ ونیسہ شارمین کو بہت زیادہ تنگ کرتی تھی۔ کبھی لیکچر کے دوران لکھتے ہوئے پین چھین لیتی تو کبھی پانی کی بوتل سر پر انڈیل دیتی جس پر شارمین تو مسکرا دیتی لیکن ایشو ہر وقت 'باز آ جاو ونی' کی تنبیہہ کرتی تو جواب میں ونیسہ کہہ دیتی کہ 'جس دن پشو گے مجھے خود منع کرے گی میں تنگ کرنا چھوڑ دوں گی۔' کیونکہ شارمین نے آج تک ونیسہ کی کسی بھی شیطانی پر اسے ٹوکا نہیں تھا تبھی وہ شیر نی بنی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی شارمین اور ونیسہ کا ایک دوسرے کے بنا گزارا ممکن نہیں تھا۔

'پشو گے کیا کر رہی ہو؟' ونی کا میسج آیا۔

'کچھ بھی نہیں بس ابھی موبائل لے کر بیٹھی ہوں۔' شارمین نے جواب دیا۔ 'اور یہ ایشو کہاں ہے؟'

'وہ آج کل اڈمیشن کے چکر میں مصروف رہتی ہی۔' ونی نے کہا۔

'ہمم۔۔ چلو صحیح، ونی پرائویٹ میں آجاو، ورنہ پھر ایشو کہے گی: ''لغر توں یہ اتنے

سارے میسیجز میرا شوہر آ کر پڑھے گا؟''شارمین نے ہنستے ہوئے کہا۔

'ہاہاہا۔۔۔سچ کہا چلو آو۔'ونی بھی ہنسی اور پرائیویٹ چیٹ میں آ گئی۔

'ہاں جی تو اب بولو۔دماغ درست ہوا کہ نہیں؟'ونی نے پوچھا۔

'نہیں ویسے کا ویسا ہی ہے۔'شارمین نے 'مطمئین بغرت'بنتے ہوئے جواب دیا۔

'اللہ ہی رحم کرے۔'ونی نے ہنستے ہوئے سر ہلایا۔

دراصل آج کل شارمین کا دماغ ایک ٹک ٹاکر پر تھراب یعنی خراب ہو گیا تھا،جو کہ اس کی جان (یعنی کہ ونیسہ) کو کوجے باندر کے علاوہ کچھ نہیں لگتا تھا اور ونی نے باقاعدہ دھمکی بھی دے رکھی تھی کہ اگر اس کوجے باندر سے تمھاری شادی ہوئی نہ تو میں نے تمہارا ابائے کوٹ کر دینا ہے۔'

'یار ونی اگر سچ میں میری شادی اس سے ہو گئی تو؟'شارمین نے ونی کو تنگ کرنے کی غرض سے کہا،اس بات سے بے خبر کہ قبولیت کی گھڑی کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔

'شارمین۔۔'ونی نے رونے والے ایموجی بھیجے۔'جیسے ہی میں نے یہ میسج پڑھا آذان ہو گئی۔'

پیروں تلے زمین نکلنا کسے کہتے ہیں شارمین کو اب سمجھ آیا تھا۔

****

لندن میں صبح کے دس بجے، جہاں سارا جہان اپنے کاموں میں مصروف تھا، وہیں ایک انسان ایسا بھی تھا جو کمرے میں مکمل اندھیرا کیے بیڈ پر اوندھے منہ سویا ہوا تھا۔ ایک بازو بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا جبکہ دوسرا تکیہ کے نیچے تھا۔ کمرے میں مکمل خاموشی تھی جسے موبائل کی آواز نے توڑا۔ اس سوئے ہوئے وجود نے نیند میں ہی موبائل اٹھایا اور بنا نام دیکھے کال یس کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'ہیلو!' نیند میں ڈوبی آواز میں کہا گیا۔

' Don't tell me you are still sleeping'

دوسری جانب سے چیخ کر پوچھا گیا اور وہ جو نیند میں تھا گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔

'تانی یار کیا مسئلہ ہے کیوں چیخ رہی ہو۔' نہایت ہی جھنجھلا کے پوچھا گیا۔

'یہ آپ پوچھ رہے ہیں؟ سیریسلی۔۔' تانیہ عرف تانی نے صدمے کی سی کیفیت میں کہا۔

'یعنی کہ آپ بھول گئے ہیں؟'روہانسی آواز آئی۔

وہ جو دوبارا سونے کے چکر میں تھا،تانی کی آواز سن کر بے چین ہو گیا۔

'نہیں یار میں نہیں بھولا اور تم رو کیوں رہی ہو'۔سب کچھ ایک طرف،وہ تانی کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

'میں آپ کو بہت یاد کرتی ہوں۔'تانی نے نم لہجے میں کہا۔

'سوری یار میں بتانا بھول گیا تھا کہ میرا کچھ کام پنڈ نگ ہے تو آج نہیں آرہا۔انشاءاللہ سنڈے کو آؤں گا'۔لہجے کو اداس بنا کر بولا گیا، مگر گہری بھوری آنکھوں میں، جن پر ہزاروں لڑکیاں فدا تھیں،شرارت ناچ رہی تھی۔

'اچھا۔'ایک لفظی جواب کے بعد خاموشی چھائی گئی۔

'ہیلو؟؟ہیلو تانی۔۔۔'کال کٹ چکی تھی۔

وہ اپنے خوبصورت بال جو ہر وقت جل سے سیٹ کیے ہوتے تھے اور اس وقت پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے انہیں ہاتھ سے پیچھے کرتا، مسکراتا ہوا اٹھا اور کپڑے لے کر فریش ہونے چلا گیا۔

اونچا قد، خوبصورت کالے بال جنھیں وہ ایک سٹائل سے ہاتھ سے پیچھے کرتا تو لڑکیاں دیکھتی رہ جاتیں، گہری بھوری آنکھیں جن پر ہزاروں لڑکیاں فدا تھیں۔۔انھیں دیکھتے ہی پائیز کی بھوری آنکھوں میں بے زاری آجاتی تھی۔لڑکیاں اس سے بات کرنے کی کوشش کرتیں تو وہ اگنور کر دیتا۔اس نے آج تک کسی کو بھی اہمیت نہیں دی تھی اس سب کے باوجود بھی وہ یونیورسٹی کی لڑکیوں کا کرش تھا۔وہ بلاشبہ ایک ہنڈسم کھوتا میرا مطلب ہے کہ ہنڈسم مرد تھا۔جو کہ اپنی ٹک ٹاک ویڈیوز کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔وہ اور کوئی نہیں بلکہ پائیز مجتبیٰ تھا۔جس پر بقول ونیسہ کے اپنی شانی کا دماغ تھراب تھا۔

جیسے ہی وہ فریش ہو کر باہر آیا،بیڈ پر پڑا فون بجنے لگا۔پائیز نے بے زاری سے آنکھیں گھمائی اور ٹاول سے بال خشک کرتے ہوئے فون اٹھایا۔

'ہیلو پائیز مجتبیٰ اسپیکنگ۔' پائیز نے اپنے ازلی مغرور لہجے میں کہا۔

Hey Paiez! How are you?? I heard you are going to Pakistan.

دوسری طرف سٹیلا کی آواز آئی۔

Yes I'm going.

بے نیازی سے کہا گیا۔

When will you come back!

سٹیلا نے پوچھا۔

I'm not coming back. Okay Now I have to go.

Bye.

پائیز نے سنجیدگی سے کہا اور بنا جواب سنے فون بند کر کے سٹیلا کا نمبر بلاک کر دیا۔ سٹیلا پائیز کی کلاس میٹ تھی۔ پائیز شروع سے ہی لڑکیوں سے دور بھاگتا تھا۔ پتا نہیں کیسے سٹیلا کو کہیں سے پائیز کا نمبر مل گیا تھا۔ اور اس وعدہ پر کہ سٹیلا صرف دوستی تک ہی محدود رہے گی، پائیز مجتبی سٹیلا سے تھوڑی بہت بات چیت کر لیتا تھا۔ ورنہ باقیوں کو تو گھاس بھی نہیں ڈالتا تھا۔

وہ ایسا ہی تھا کسی کی پرواہ نہ کرنے والا اور کسی حد تک خود غرض بھی۔ لیکن یہ لاپرواہی اور خود غرضی پائیز کو آگے جا کر بھاری پڑنے والی تھی۔

****

مجتبیٰ غازیان کے تین بچے تھے۔ بڑا بیٹا دائم مجتبیٰ تھا۔ دائم اپنے والد کے ساتھ بزنس میں مدد کرتا تھا۔ دائم کی ایک مہینے پہلے اپنی کلاس فیلو اقراء سے شادی ہوئی تھی۔ اقراء دل کی بہت اچھی تھی۔ وہ تانی کو بلکل اپنی چھوٹی بہن کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔ اپنے اچھے اخلاق و عادات کی وجہ سے وہ گھر بھر کو عزیز ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ پائیز مجتبیٰ، جو کسی سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا تھا، اس کی بھی اقراء سے خوب بنتی تھی۔

پھر تھا پائیز مجتبیٰ، مجتبیٰ غازیان کا دوسرا سپوت۔ جو کہ پڑھائی کے سلسلے میں لندن میں ہوتا تھا اور ٹائم پاس کے لیے ٹک ٹاک ویڈیوز بناتا تھا۔ آج، یعنی چار سال بعد اس کی پاکستان واپسی تھی۔ لیکن تانی کو سرپرائز دینے کے لئے جھوٹ بولا تھا کیوں کہ تانی کی برتھڈے آنے والی تھی۔

پھر تھی مجتبیٰ غازیان کی سب سے چھوٹی اور گھر بھر کی لاڈلی، معصوم سی کیوٹ سی گڑیا تانیہ مجتبیٰ۔ پائیز اور دائم کی تو جان بستی تھی تانی میں۔ تانیہ .FSc کی اسٹوڈنٹ تھی۔

****

'ونیسہ یہ کیا کیا۔'شارمین نے زرد پڑتے ہوئے کہا۔

'یار مجھے کیا پتہ تھا کہ آذان ہو جائے گی'ونیسہ نے پریشانی سے کہا۔

'ونیسہ میں اسے فیس نہیں کر سکتی،اگر سچ میں میری شادی اس سے ہو گئی تو میں بتا رہی ہوں میں نے بے ہوش ہو جانا ہے۔'شارمین نے رونے والے ایموجی سنڈ کر کہ کہا۔

'شارمین میں تمہیں بتا رہی ہوں اگر ایسا کچھ بھی ہوا نہ تو میں نے تمہارا ابائے کوٹ کر دینا ہے اور کبھی بھی بات نہیں کروں گی چاہے میں مر بھی کیوں نہ رہی ہوں۔'ونی نے دھمکی دی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'یار ونی پلیز ایسے تو نہیں کہو۔'اب کی شارمین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

'اچھا ایسا کرتے ہیں جا کر نماز پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔'ونیسہ نے مشورہ دیا۔

'ہاں یہ ٹھیک ہے۔'شارمین نے جواب دیا کہ موبائل رکھ دیا نماز پڑھنے چلی گئی۔

****

'مما آپ اس بارے میں سیریس ہیں؟'فہد نے نسرین بیگم سے پوچھا جو کچن میں کھانا بنا رہی تھیں۔

'ہاں ! تمہارے پاپا جانی آئیں تو ان سے بات کروں گی، دیکھتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں '۔

یہ سن کر فہد خاموش ہو گیا۔ نسرین بیگم نے فہد کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے چولہا بند کیا اور فہد کے پاس بیٹھ گئیں۔

'اب اس میں اتنا خفا ہونے والی کیا بات ہے بیٹا ؟' نسرین بیگم نے فہد کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

'اور ہم کون سا ساتھ ہی رخصت کر دیں گے۔ ابھی تمہارے پاپا سے بات کروں گی۔ پھر وہ اور تمہارے چاچو لڑکے سے ملیں گے، اس کے بارے میں پتا کریں گے۔ اس سب میں ایک دو مہینے لگیں گے۔ پھر اگر وہ مطمئن ہو گئے تو بات پکی ہو گی اور دو تین سال بعد شادی۔'

'مما آپ نے تو ساری پلیننگ کر لی ہوئی ہے۔' فہد حیران ہو گیا اپنی ماں کی جلد بازی پر۔

'ہر بیٹی کے والدین سوچتے ہیں بیٹا۔' نسرین بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔

'یہ ماں بیٹا کس بات پر ہنس رہے ہیں ؟' شارمین نے کچن میں آتے ہوئے پوچھا۔

'کچھ خاص نہیں، بس مما کو میرے آوٹ ہونے کی خوشی ہو رہی ہے۔' فہد نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

جس پر شارمین کے ساتھ نسرین بیگم بھی ہنس پڑیں۔

'یار افہد کیا چیز ہو تم، ایک گیم ہی تو تھی۔ اتنا دل سے لگانے کی کیا ضرورت ہے۔'

شارمین نے ہنستے ہوئے کہا۔

فہد نے نفی میں سر ہلایا یوں جیسے شارمین کی عقل پر ماتم کر رہا ہو!

'اچھا میں جا کر نماز پڑھتا ہوں۔' یہ کہہ کر فہد چلا گیا۔ لیکن شارمین کی پر سوچ نظروں نے دور تک پیچھا کیا۔

'یہ ضرور کچھ چھپا رہا ہے، چلو بعد میں پوچھتی ہوں۔' شارمین یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی اور نسرین بیگم کے ساتھ مدد کرنے لگی۔

****

ہتھیلی پر اداس چہرہ ٹکائے وہ سوچوں میں گم تھی۔

'میری گڑیا کیوں اداس ہے؟' دائم نے تانیہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا۔

'اسلام علیکم بھائی۔ آپ کب آئے؟' تانی اپنی سوچوں میں اتنی گم تھی کہ اسے دائم کے

آنے کا پتا ہی نہیں چلا۔

'جب میری گڑیا سوچوں کی وادی میں گھوم رہی تھی۔' دائم نے تانی کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

'آپ کے لیے پانی لاوں؟'

'نہیں! پانی چھوڑو اور اب اچھے بچوں کی طرح بتاو کیوں اداس ہو۔' دائم نے پچکارتے ہوئے پوچھا۔

'بھائی۔۔۔۔۔' بھائی کی توجہ اور محبت ملتے ہی تانی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

'تانی بچے کیا ہوا، رو کیوں رہی ہو۔' دائم تانی کے یوں رونے سے پریشان ہو گیا اور کیوں نہ ہوتا، آخر دونوں بھائیوں کی جان بستی تھی تانی میں۔

'پائیز بھائی آج نہیں آ رہے، انہوں نے کہا ہے کہ وہ سنڈے کو آئیں گے۔' تانی نے روتے ہوئے کہا۔

'تو بچے اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ وہ بزی ہو گا نا۔' تانی کے آنسو صاف کرتے ہوئے دائم نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

'لیکن بھائی کل میری برتھ ڈے ہے، اور پچھلے تین سالوں کی طرح اس بار بھی بھائی نہیں ہوں گے۔'

آنسو پھر چھلک پڑے۔ اب دائم بھی اداس ہو گیا۔ کیونکہ پائیز ہر بار تانی کو بارہ بجے وش کے ساتھ ایک نیا سرپرائز دیتا تھا۔ جس کی وجہ سے تانی کو اپنی برتھڈے سے زیادہ سرپرائز کا انتظار ہوتا تھا۔ لیکن جب سے پائیز گیا تھا، سرپرائز کا یہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا تھا۔ دائم سے تانی کہ آنسو برداشت نہیں ہو رہے تھے۔

'لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ وہ اپنی خوشی سے تو نہیں گیا نہ، پڑھنے کے لیے گیا ہے۔ اور اتنی مصروفیت کے باوجود بھی وہ وش تو آپ کو اپنے ٹائم پر ہی کرتا ہے اور گفٹ بھی بھجواتا ہے۔' دائم نے تانی کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

'مجھے کوئی گفٹ کوئی وش نہیں چاہیے۔ مجھے اپنا بھائی چاہیئے۔' تانی نے بچوں کی طرح دائم کا ہاتھ جھٹکتے روتے ہوئے کہا تو دائم نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا اٹھا۔ یہ تانیہ کی بچپن کی عادت تھی، اسی طرح کر کے وہ اپنی ضد پوری کروایا کرتی تھی۔

ابھی تانی رونے میں مصروف تھی کہ گٹار کی آواز پر اپنا رونا بھول کر دائم کو دیکھنے لگی، جو پتہ نہیں کب اندر سے گٹار لا یا تھا۔

(ایک تو پتا نہیں ہماری تانی کو کچھ پتا کیوں نہیں چلتا 🤦‍♀️)

کس کا ہے یہ تم کو انتظار میں ہوں نا

دیکھ لو ادھر تو،

ایک بار میں ہوں نا

خاموش کیوں ہو، جو بھی کہنا ہے کہو

دل چاہے جتنا پیار اتنا مانگ لو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Int

ہوووووووووو

تم کو ملے گا اتنا پیار، میں ہوں نا

کس کا ہے یہ تم کو انتظار میں ہوں نا

دیکھ لو ادھر تو ایک بار میں ہوں ں نا۔

دائم مسکراتے ہوئے گنگنا رہا تھا اور تانی اپنا رونا بھول کر دائم کو پیچھے سے ہگ کر کہ خوشی سے جھوم رہی تھی۔اور کیوں نہ خوش ہوتی، آخر جان سے پیارے بھائی نے اس کا

پسندیدہ گانا جو گا کر سنایا تھا۔

'اب خوش۔' دائم نے تانی کے سر پر پیار کرتے ہوئے پوچھا۔

'خوش؟ بلکل بھی نہیں، میں خوش نہیں بہھتت خوش ہوں۔' تانی کو چہکتے دیکھ کر دائم مطمئن ہو گیا۔

اس سے پہلے کہ ان دونوں میں کوئی اور بات ہوتی، پورچ میں گاڑی آکر رکی، جس میں سے غزالہ بیگم (تانی کی والدہ) اور اقراء باتیں کرتے ہوئے نکلیں۔

'ویسے ممی ابھی لاسٹ میں جو دیکھی تھی مجھے وہ اچھی لگی۔ باقی سب بھی اچھی تھیں لیکن وہ سب شائے تھیں۔ جبکہ یہ والی بہتر تھی۔' اقراء نرمی سے اپنی رائے کا اظہار کر رہی تھی۔

'ہاں مجھے بھی اچھی لگی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہو گا۔' دونوں باتیں کرتے ہوئے دائم اور تانی کی طرف آگئیں۔

'اسلام علیکم لیڈیز!' دائم اور تانیہ نے یک زبان ہو کر سلام کیا۔

'وعلیکم السلام!' اقراء اور غزالہ بیگم مسکراتے ہوئے، کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

'کہاں سے آرہی ہیں ممی؟'دائم نے پوچھا۔

'فرزانہ کے ساتھ تھے،بتایا تھا نہ کچھ لڑکیاں دکھانے لے کر گئی تھی۔'غزالہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'ممی ابھی سے؟اتنی بھی کیا جلدی ہے؟پہلے پائیز کو آنے تو دیں!'دائم نے غزالہ بیگم کی جلد بازی دیکھتے ہوئے کہا۔

'جلدی کہاں ہے؟آج آجائے گا انشاءاللہ۔اور کون سا ابھی شادی ہو گی،ابھی صرف لڑکی دیکھ کر منگنی کریں گے۔پھر دسمبر تک شادی۔'غزالہ بیگم مزے سے بولیں۔

ان کی پلیننگ سن کر دائم اور تانی بے ساختہ ہنس پڑے۔

'ممی پائیز آج نہیں آرہا سنڈے کو آئے گا۔'دائم نے ہنستے ہوئے بتایا۔

'کیوں؟میری کل ہی تو بات ہوئی تھی پائیز سے۔مجھے تو ایسا کچھ بھی نہیں کہا۔'اقراء کو حیرت ہوئی۔

'آج صبح میں نے بھائی کو کال کی تھی،انہوں نے ہی بتایا-'تانیہ نے اداس ہوتے ہوئے کہا۔

'کوئی بات نہیں بڑی ہو گا۔اقراء بیٹا آپ فریش ہو جاو پھر ڈنر کی تیاری کر لو۔'

پہلی بات تانیہ اور دوسری اقراء کو کہتے ہوئے غزالہ بیگم اٹھ کر اندر چلی گئیں۔

****

بال بنا کر پائیز کچن میں آگیا۔ٹوسٹر میں بریڈ ڈال کر مگ میں کافی بنانے لگا۔کافی بنا کر پائیز نے بریڈ کو پلیٹ میں ڈال کر کاونٹر پر رکھا اور کافی کا مگ لے کر وہیں بیٹھ کر کھانے لگا۔

اس مختصر سے ناشتے سے فارغ ہو کر پائیز نے برتن سنک میں رکھے اور کچن سے باہر آگیا۔ٹھیک گیارہ بجے ڈور بیل کی آواز پر پائیز نے دروازہ کھولا۔جہاں ایک عمر رسیدہ خاتون کھڑی تھیں۔

'گڈ مارننگ لیڈی میری۔'پائیز نے انھیں اندر آنے دیا۔

'گڈ مارننگ پائیز۔'لیڈی میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔لیڈی میری پائیز کے ہاں صفائی کے لیے آتی تھیں۔پائیز ان کی عزت کرتا تھا تبھی انھیں لیڈی میری کہتا تھا۔

Lady Marry I’m going back to Pakistan.

پائیز نے لیڈی میری سے کہا۔

Okay dear, I'll clean the flat.

لیڈی میری نے کہتے ہی کچن کا رخ کیا جبکہ پائیز اپنے کمرے کی طرف چل پڑا۔ کمرے میں آکر پائیز نے اپنے سارے ڈوکیومینٹس ایک بیگ میں رکھے۔ پھر لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر بیٹھ گیا اور شارق اور عریش کو ویڈیو کال کی۔

عریش، شارق اور پائیز تینوں چچازاد تھے اور خوش قسمتی سے تقریباً ہم عمر بھی تھے۔ شارق کی برتھ ڈے فروری جبکہ پائیز مارچ اور عریش کی اپریل میں تھی۔ تینوں کی دوستی خاندان بھر میں مشہور تھی۔ حلانکہ تینوں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ عریش طائل کا دوسرا نام مسٹر پرفیکٹ تھا۔ جسے ہر چیز پرفیکٹ چاہیے ہوتی تھی۔ اور عریش کو ستانے کے لیے ہر وہ کام کرنا پائیز مجتبیٰ پر فرض تھا جس سے عریش کو چڑ ہوتی۔ جبکہ شارق سہیر بہت زندہ دل اور خوش اخلاق تھا۔ وہ شارق ہی تھا جو پائیز اور عریش کے درمیان سیز فائر کا کام کرتا تھا۔ اس سب کے باوجود ان کا ایک دوسرے کے بنا گزارا ممکن نہیں تھا۔ ہر گڑبڑ کے پیچھے انہی ASP گینگ کا ہاتھ ہوتا تھا۔ بچپن سے لے کر اب تک ان کا ہر کام ایک ساتھ ہوتا تھا۔ سکول سے لے کر کالج تک تینوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساتھ ہی رہے۔ لیکن کالج کے بعد ناجانے مجتبیٰ غازیان کو کیا سوجھی کہ تینوں کو الگ الگ فیلیڈز میں بھیج دیا۔ شارق کو میڈیکل، عریش کو انجینئرنگ اور پائیز کو بقول اس کے، بزنس میں پھینک دیا۔ لیکن یہ دوری ان کی دوستی پر اثرانداز نہیں ہو پائی۔

کال سے فارغ ہونے کے بعد پائیز نے وارڈروب سے سفری بیگ نکال کر بیڈ پر رکھا اور ترتیب سے سارے کپڑے بیگ میں رکھنے لگا۔

ابھی پائیز اپنی شرٹ رکھ کر مڑا ہی تھا کہ موبائل بجنے لگا۔ پائیز نے موبائل اٹھایا تو ہیری کی کال تھی۔ پائیز نے کچھ سوچتے ہوئے کال اٹھائی۔

'ہیلو پائیز مجتبیٰ اسپیکنگ!'

‘ Hey Paiez! How are you dude? I’m good too. So finally you’re going tonight, right’!

ہیری نے ایک ہی سانس میں سب بول دیا مبادہ پائیز ٹوک نہ دے۔

‘I'm good and Yes I’m going’.

پائیز نے ہیری کے یوں بولنے پر مسکراتے ہوئے کہا۔

’I’m gonna Miss you’!

ہیری نے افسردگی سے کہا۔

'Me too’.

پائیز بھی اداس ہو گیا۔ ہیری جیسا بھی تھا پائیز کا واحد دوست تھا جو یونیورسٹی میں بنا تھا۔
پائیز نے ان چار سالوں میں ایک بھی دوست نہیں بنایا تھا لیکن ہیری وہ واحد شخص تھا
جس نے پائیز سے دوستی اس کی اچھائی دیکھ کر کی تھی نہ کہ اس کی شہرت سے متاثر ہو
کر۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

’Really? Ok done I’ll come to Pakistan to meet you’.

ہیری نے پرجوشی کا مظاہر کرتے ہوئے پلین بنالیا۔

’Haha.. Sure why not. I’ll be waiting’.

پائیز نے بھی خوشدلی کا مظاہرہ کیا۔

'Okay tell me the timings I’m gonna see off

you'.

I'm leaving at 2.'

پائیز نے بیگ میں کپڑے رکھتے ہوئے کیا۔

Ok dude. Lets have a last lunch together.

ہیری نے کہتے ہوئے کال بند کر دی مبادہ پائیز منع ہی نہ کر دے۔

ہیری کی اس حرکت نے پائیز کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔ کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے

پائیز نے لیپ ٹاپ کو کیری بیگ میں ڈالا اور خود نیچے چلا آیا۔

Paiez I'm Done with my work.

لیڈی میری نے ایپرن اتارتے ہوئے کہا۔

Ok. Here's your Fee.

پائیز نے لیڈی میری کی تنخواہ دی۔

Have a Safe Journey Dear.

لیڈی میری نے پائیز کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا اور اپنا کوٹ پہن کر چلی گئیں۔

پائیز بھی گہرہ سانس بھرتے ہوئے ٹی وی لگا کر ہیری کا انتظار کرنے لگا۔ ٹھیک 1 بجے ہیری پیزا لیے حاضر ہوا۔

Don’t you think you’re late?

پائیز نے سنجیدگی سے کہا۔

Ohh Man please don’t be angry. We don’t have much time let’s eat this yummy pizza.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیری پائیز کی سنجیدگی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے جلدی سے کیچن سے پلیٹس لایا اور پیزا کھول دیا۔ پائیز بھی آنکھیں گھماتے ہوئے پیزا کھانے لگا۔

کھانے سے فارغ ہو کر ہیری نے برتن دھوئے اور پھر وہ دونوں ایئرپورٹ کے لیے نکل گئے۔

I’m gonna miss you.

ہیری نے اداس ہوتے ہوئے کہا۔

Me too.

فلائٹ اناونس ہوتے ہی پائیز ہیری سے گلے مل چلا گیا۔

****

شارمین نے کمرے میں آکر موبائل اٹھایا تو گروپ میں بہت سارے میسجز آئے ہوئے تھے۔ جن میں ونی ایشو کو ساری صورتحال سے اپڈیٹ کر رہی تھی۔

'یار تم دونوں نہ مار کھاو مجھ سے' ایشو نے ہنستے ہوئے کہا۔

'ایشو تم ہنس رہی ہو؟ یہاں ہماری جان پر بنی ہے اور تمہیں ہنسی آرہی ہے۔' شارمین نے رونے والے ایموجی بھیجے۔

'یار کیا چیز ہو تم دونوں۔ یہ بے تکی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ ساری ٹیچرز لنگڑی یا انی موری بنی پھر رہی ہوتیں۔' ایشل نے ہنستے ہوئے دونوں کو سمجھایا۔

'سچ کہہ رہی ہو are you sure'۔ ونی نے تصدیق چاہی۔

'ہاں نہ۔ میں نے دعاوں پر بک پڑھی ہے۔ ایسی بے تکی دعائیں قبول نہیں ہوتی۔ بے فکر رہو' ایشو نے یقین دلاتے ہو کہا۔

'اللہ کا شکر ! میں تو ڈر گئی تھی۔'شارمین نے پر سکون ہوتے ہوئے لکھا۔'اور تمہارے اڈمیشن کا کیا بنا ایشو ؟'

'ہاں یار اللہ کا شکر ہو گیا۔IPMR میں۔'ایشو نے خوشخبری سنائی۔

'ماشاءاللہ بہت بہت مبارک میری جان۔'شارمین نے خوشی سے رپلائے کیا۔

'مبارک ہو جاناں۔اللہ تمہیں کامیاب کرے۔'ونیسہ نے بھی مبارکباد دی۔

'اچھا ایشو پشو گے میں گئی۔پھر بات ہوتی ہے۔اللہ نگہبان، فی امان اللہ۔ باُمیدِ دیدار۔'

ونیسہ نے میسج کیا اور آف لائن ہو گئی۔

'میں بھی جاتی ہوں، یونیفارم وغیرہ لینے جانا ہے۔انشاءاللہ پھر بات ہو گی۔اللہ حافظ۔'

ایشل بھی آف لائن ہو گئی۔

شارمین نے موبائل رکھا، ابھی وہ فہد سے بات کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ وہ آ گیا۔

'اوئے فہد ادھر آو۔'شارمین نے فہد کو پکڑ کر بلکہ تقریباً کھینچ کر بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

'اب شرافت سے بتاو کیا ہوا ہے۔کیوں چپ چپ سے ہو گئے ہو۔'شارمین نے

تفتیشی انداز میں پوچھا۔

'بتایا تو ہے کہ۔۔۔۔'

'فہد جھوٹ نہیں!' شارمین بات کاٹتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

'مما نے منع کیا ہے کہ تمہیں نہ بتاوں۔' فہد نے جیسے ہتھیار ڈال دے۔

'کیوں؟ ایسی بھی کیا بات ہے۔' اب کہ شارمین کو تھوڑی تشویش ہوئی۔

'خیر جو بھی ہو، اچھا عیشا تمہیں پتا ہے آج سر عمر نے بتایا کہ ان کی شادی ہے، تو وہ نیکسٹ ٹو ویکس نہیں آئیں گے۔' فہد نے بات بدل دی۔

'وہ فزکس کے ٹیچر، اچھا۔۔ پھر ان کی جگہ کون پڑھائے گا؟' شارمین نے پوچھا۔

'کہہ تو رہے تھے کہ کوئی نیو ٹیچر آئیں گے۔ اب دیکھتے ہیں۔'

فہد نے بڑی مہارت سے ٹاپک چینج کر دیا تھا۔ ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ بائک کی آواز پر ایک دوسرے کو مسکراتی نظروں سے دیکھا اور دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔

'اسلام علیکم پاپا جانی!' دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا۔

'وعلیکم السلام!'عابر اعظم نے پہلے شارمین پھر فہد کو پیار کیا۔

Papa jani that's not fair آپ ہمیشہ ایسے کرتے ہیں۔'ہر بار کی طرح فہد نے منہ پھولا لیا۔

'کیوں کہ ہم نے تمہیں کچرے کے ڈھیر سے اٹھایا تھا نہ اس لیے۔'شارمین نے چڑاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ فہد کی طرف سے کوئی جوابی کاروائی ہوتی، نسرین بیگم نے آکر دونوں کو ڈانٹ دیا۔

'یہ کیا بچپنا ہے؟ ہر وقت لڑتے رہتے ہو دونوں۔'نسرین بیگم نے عابر اعظم کو پانی دیتے ہوئے کہا۔'اور مغرب پڑھی ہے؟'

شارمین اور فہد نے بتیسی دکھاتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

'فوراً جاو۔'نسرین بیگم نے حکم جاری کیا اور دونوں اچھے بچوں کی طرح نماز پڑھنے چلے گئے۔

****

تانی لاونج میں بیٹھی، اقراء سے لڑکی کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

'آپی میری بھابھی ٹوبی کا نیم کیا ہے؟اور آپ کے پاس کوئی پک ہے ان کی؟'

'ہاں پک تو ہے اور جہاں تک بات ہے نیم کی تو وہ خود گیس کرو۔ چلو ہنٹ بھی دیتی ہوں۔ بہت آسان ہے، اور اس وقت تمھارے آس پاس بھی ہے۔'

اقرا نے کہتے ہوئے تانی کو پک دکھائی اور تانی جو بڑی ایکسائٹڈ تھی، پک دیکھتے ہی اکسائٹمنڈ جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔ اقراء نے اس کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'کیا بات ہے؟ اچھی نہیں لگی؟'

تانی نے نفی میں سر ہلایا۔

'نہیں اچھی ہیں لیکن پائیز بھائی کے ساتھ سوٹ نہیں کریں گی۔' تانیہ نے اپنی ناپسندیدگی کی وجہ بھی بتائی۔ اقراء تانی کو دیکھ کر کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

'اچھا اور نیم کے بارے میں کیا خیال ہے؟' اقراء نے تجسس سے پوچھا۔

Let me guess, کہیں ان کا نیم اقراء تو نہیں ہے؟ تانی نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

'ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔ بلکل ٹھیک۔'اقراء نے ہنستے تصدیق کی۔

'ویسے ان میں کیا اچھا لگا آپ دونوں کو؟'تانی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

'ویسے تو ہم دو تین جگہ گئے تھے۔اور صرف یہ ہی واحد لڑکی تھی جو ہمارے ساتھ بیٹھی بھی اور بات بھی کر رہی تھی۔ورنہ باقی سب تو سلام کے بعد بھاگ گئی تھیں۔' اقراء ہنستے ہوئے بولی۔

'ان کے بارے میں سب کچھ بتائیں۔'تانی نے متجسس ہو کر پوچھا۔

'اچھا آو کچن میں چلتے ہیں۔میں کام بھی کروں گی اور ساتھ ساتھ بتاتی بھی جاوں گی۔'

اقراء اور تانی دونوں کچن میں آ گئیں۔

'ہمم۔۔۔تو اب بتائیں۔'تانی نے شلف پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

'نام ہے اقراء مہتاب۔چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔اقراء کے علاوہ سب میرڈ ہیں۔اقراء سب سے چھوٹی ہے اور LHV کر رہی ہے۔اخلاق بھی اچھا ہے۔تمیز و تہذیب والی ہے۔'اقراء کام کرتے ہوئے تانیہ کو بتا رہی تھی۔

'ہمم۔۔۔اقراء مہتاب۔'تانیہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

'آپی اس طرح تو دو اقراء ہو جائیں گی۔'

'ہاں بٹ ابھی تو صرف لڑکی دیکھی ہے۔ ممی پہلے ڈیڈی اور دائم سے بات کریں گی۔ پھر پائیز سے پوچھیں گے۔تب کہی جا کر ڈن کریں گے۔'اقراء نے چکن کو مصالحہ لگاتے ہوئے کہا۔

'ٹھیک ہے۔ویسے آپی کیا بنا رہی ہیں؟'تانی نے خوشبو سونگھتے ہوئے کہا۔

'بریانی بنا رہی ہوں،اپنے مجازی خدا کے لیے۔'اقراء شرارت سے کہا۔یہ جانے بغیر کہ یہ شرارت اسے مہنگی پڑھنے والی تھی۔

'اوئے ہوئے۔۔۔۔'تانی اقراء کو چھیر رہی تھی کہ دائم آگیا۔

'کیا ہو رہا ہے؟'دائم شلف پر پڑی باسکٹ سے سیب اٹھا کر کھانے لگا۔

'کچھ خاص نہیں بس آپی اپنے مجازی خدا کے لیے بریانی بنا رہی ہیں۔'

تانی شرارتی مسکراہٹ لیے بولی۔دائم نے مسکراتی نظروں سے اقراء کو دیکھا تو اقراء بلش کرتے ہوئے رخ موڑ گئی۔ جس پر تانی اور دائم کا مشترکہ قہقہ گونجا۔

'یہ تم دونوں پھر میری بیٹی کو تنگ کر رہے ہو؟'غزالہ بیگم نے تانی اور دائم کو مصنوعی غصہ سے گھورا۔

'نہیں ممی ہماری کیا مجال کہ ہم آپ کی بیٹی کو تنگ کریں،کیوں تانی میں صحیح کہ رہا ہوں نا۔'بظاہر سنجیدگی سے کہتے ہوئے دائم شرارت پر آمادہ تھا۔

'جی ممی! بھائی تو صرف آپی کو پیار سے دیکھ رہے ہیں۔کیوں آپی سچ کہہ رہی ہوں نا۔' تانی نے شرارتی نظروں سے اقراء کو دیکھتے ہو غزالہ بیگم سے کہا۔

'اچھا پھر ٹھیک ہے۔دیکھ لو کوئی مسئلہ نہیں۔'غزالہ بیگم کا بھی مستی موڈ آن ہو چکا تھا۔

'ممی پلیز۔'لال ٹماٹر چہرہ لیے،اقراء غزالہ بیگم کے گلے لگ گئی۔

'ممی میں بھی آوں کمپنی دینے؟'دائم اب بھی باز نہ آیا تو بچاری اقراء کو بھاگتے ہی بنی۔

'بس کردو ہر وقت میری بیٹی کو تنگ کرتے رہتے ہو۔'غزالہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور چولہے کی طرف چلی گئیں۔

****

'پاپا جانی آپ کو پتا ہے آج۔۔۔'

'نہیں پاپا آپ میری بات سنیں،اس کو چھوڑیں۔۔'فہد شارمین کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

'نہیں میری بات سنیں گے۔'

'نہیں میری۔۔'فہد بھی میدان میں اتر آیا۔

'فہد تم انسان بن جاو اچھا۔فضول کے پنگے نہ لو میرے سے۔'شارمین نے فہد کو تنبیہہ کی۔

'میں نے کیا کیا ہے؟'فہد کو بھی غصہ آگیا۔

'بس کرو فہد بڑی بہن ہے۔'عابر اعظم جوان کی نوک جھوک سے لطف اندوز ہو رہے تھے، معملے کو سنجیدہ ہوتے دیکھ کر انہیں ٹوک گئے۔

'پاپا جانی آپ ہمیشہ مجھے ہی ڈانٹتے ہیں،عیشا کو کچھ بھی نہیں کہتے۔'فہد نے ہمیشہ کہی جانے والی بات دوہرائی۔

'ہاہاہاہاہاہا۔۔۔کیوں کہ غلطی تمھاری ہوتی ہے اسی لیے۔کیوں شارمین۔'عابر اعظم نے شارمین کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔

'کوئی شک ؟'شارمین نے فہد کو منہ چڑاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ فہد جوابی کارروائی میں کچھ کہتا، نسرین بیگم نے شارمین کو آواز دی۔

'شارمین آؤ کھانا لگاؤ۔'

'جی مما آئی۔ پاپا جانی آپ فریش ہو جائیں۔'

'اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔'

'چلو فہد تم بھی آؤ میرے ساتھ۔'شارمین فہد کو ساتھ لے کر کھانا لگانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

کھانے کے دوران بھی دونوں بہن بھائی میں نوک جھوک ہوتی رہی، جس کو عابر اعظم تو خوب انجوئے کر رہے تھے لیکن نسرین بیگم ٹوک دیتیں۔

تو یہ تھی عابر اعظم کی چھوٹی سی خوبصورت دنیا۔ جس کی رونق ان کے جگر کے گوشوں کے دم سے تھی۔

****

یہ منظر ایک فلیٹ کا تھا جہاں ایک کمرے میں تین لوگ بیٹھے تھے۔ان میں سے ایک گہرے سبز رنگ کی ہڈی اور ماسک لگائے ہوئے تھا جبکہ دوسرا گہرے نیلے رنگ کی

ہڈی اور ماسک میں تھا۔ سربراہی کرسی پر ایک چالیس سالا باڑعب شخص براجمان تھے۔

'اسلام علیکم کمانڈو۔' مشترکہ سلام کیا گیا۔

'وعلیکم السلام۔ کیا خبر ہے۔' ان باڑعب شخصیت جن کا نام کمانڈو تھا نے سلام کا جواب دیتے ہوئے سبز ہڈی والے سے پوچھا۔

'فلحال تو کوئی نہیں سر۔ آپ خود ہی پوچھ لیں۔' سبز ہڈی والے نے کہا تو کمانڈو نے ٹیبل پر پڑے ٹیلی فون کا کریڈل اٹھایا اور ایک نمبر ملایا۔

بیل جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد فون اٹھایا گیا۔

'اسلام علیکم سر!' بھاری باڑعب آواز آئی۔

'کام ہو گیا؟' سنجیدگی سے پوچھا گیا۔

'جی سر۔' مقابل کی پُر مسرت آواز آئی۔

'ہمم۔ جلد سے جلد نکلو وہاں سے۔' یہ کہتے ہوئے وہ فون رکھ کر باقی دونوں کی جانب متوجہ ہوئے۔

'نیکسٹ ٹارگٹ کون سا ہے سر!'نیلی ہڈی والے نے مہذب انداز میں پوچھا۔

'ویمن یونیورسٹی۔'کمانڈو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

'اور یہ ٹاگٹ لیڈ کون کرے گا۔'سبز ہڈی والا بولا۔

'تم۔'کمانڈو نیلی ہڈی والے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔

'ک ک کیا۔۔۔۔ سس سر پلیز نہیں۔آپ جو بھی کہیں گے میں وہ کرنے کو تیار ہوں پلیز یہ نہیں۔'نیلی ہڈی والا منتوں پر اُتر آیا۔

'تو پھر کون جائے گا؟'کمانڈو کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔

'سر آپ اُسے ہی بھیج دیں۔ویسے بھی یہ تین سال ہم دونوں نے ہی تو سنبھالا ہے سب کچھ۔'سبز ہڈی والے نے اپنے ساتھی پر ترس کھاتے ہوئے حل پیش کیا۔

'ہمم۔چلو ٹھیک ہے۔اب تم دونوں جاؤ اور اپنا اپنا ہوم ورک کر کہ ہی شکل دِکھانا۔' سنجیدگی سے کہتے کمانڈو نے آخر میں شرارت سے کہا۔

'یس سر!'مسکراتے ہوئے دونوں کمانڈو کو سلیوٹ کرتے ہوئے چلے گئے۔کمانڈو بھی گہرہ سانس بھرتے ہوئے نکل گئے۔

****

کھانے کے ٹیبل پر سب بیٹھ چکے تھے۔اقراء بریانی کی ڈیش رکھتے ہوئے خود بھی بیٹھ گئی۔

'سب سے پہلے بھائی کو سرو کریں۔آخر کو انہی کے لیے تو بنائی گئی ہے۔'تانی پر شوخ لہجے میں بولی۔

تانی کو آنکھیں دکھاتے،اقراء نے ڈیش دائم کی طرف بڑھائی۔

'ارے ارے یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟اپنے ہاتھوں سے ڈالیں نہ۔'تانی شرارت سے گویا ہوئی۔

'تانیہ بس کرو،اب مار کھاؤ گی۔'اقراء کی بس ہو گئی،تو ڈانٹتے ہوئے بولی۔

لیکن تانی نے 'مطمئین بغرت'ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے دانت نکال لیے۔

اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی،گاڑی کی آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا اور تانی نے بغیر کچھ سوچے سمجھے پورچ کی طرف دوڑ لگا دی۔باقی سب بھی تانی کے پیچھے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'ڈیڈی۔۔۔۔۔۔۔۔'تانیہ چیختے ہوئے مجتبیٰ غازیان کے گلے لگ گئ۔

'اسلام علیکم ڈیڈی۔کیسے ہیں آپ؟اور آپ نے تو کل آنا تھانا؟'تانی نے سوالات کی بھر مار کر دی۔

'ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔وعلیکم السلام پرنسز۔میں بلکل ٹھیک،اور اپنی بیٹی کے لیے آج ہی واپس آگیا ہوں۔'انھوں نے تانی کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

'اسلام علیکم ڈیڈی۔'دائم اور اقراء نے مشترکہ سلام کیا۔

'وعلیکم السلام بچوں۔'مجتبیٰ غازیان نے دونوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔

'اسلام علیکم بیگم۔'مجتبیٰ غازیان نے اپنی بیگم کو پیچھے کھڑا دیکھ کر کہا۔

'وعلیکم السلام۔میں کر رہی تھی لیکن آپ کو اپنے بچوں سے فرصت ہی نہیں۔'غزالہ بیگم نے مسکراتے ہوئے وضاحت دی۔

مجتبیٰ غازیان اور غزالہ بیگم کی ارینج میرج تھی، لیکن آپس میں اتنی اچھی انڈرسٹینڈنگ تھی کہ کوئی بھی اس بات پر یقین نہیں کرتا تھا۔

'اب اندر بھی چلیں یہ یہیں رکنے کا ارادہ ہے؟'مجتبیٰ غازیان نے ہنستے ہوئے کہا۔سب

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر چلے گئے۔

مجتبیٰ غازیان فریش ہو کر کھانے کی ٹیبل پر آ گئے،اور کھانا نکال کر کھانے لگے۔

'پائیز کو لینے کب تک جانا ہے؟'یاد آنے پر مجتبیٰ غازیان نے دائم سے پوچھا۔

'ڈیڈی وہ آج نہیں آ رہا۔سنڈے کو آئے گا۔'دائم نے تانی کو دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

'کیوں؟سنڈے کو کیوں؟'مجتبیٰ غازیان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

'میری بات تو نہیں ہوئی لیکن تانی بتا رہی تھی کہ کام کی وجہ سے بزی ہے۔'

دائم نے باپ کو مطمئن کرنا چاہا،کیوں کے بچپن سے ان کے اور پائیز کے تعلقات کچھ خاص اچھے نہیں تھے،جس کی وجہ پائیز کی لاپرواہی اور کسی حد تک خود غرض طبیعت تھی۔

'یعنی کہ دو دن بعد۔ہمم۔۔'مجتبیٰ غازیان نے سر ہلایا۔

'اور میری مینا کیوں خاموش ہے؟'تانی کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

'نہیں ڈیڈی۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں۔آپ بھائی سے بات کر رہے تھے نا تو اس لیے

چپ ہوں۔"تانی نے بات سنبھالتے ہوئے کہا مگر اندر سے وہ بہت اداس ہو گئی تھی پائیز کے نہ آنے کا سوچ کر۔

تانی اور اقراء نے مل کر کھانے کے برتن سمیٹے۔ جبکہ دائم مجتبیٰ غازیان سے بزنس ٹرپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ باتوں باتوں میں برتن بھی دھل گئے تو سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

تانی جیسے ہی بیڈ پر بیٹھی، کب کے رکے ہوئے آنسو نکل پڑے اور روتے روتے تانی کی آنکھ لگ گئی۔

****

ادھر شارمین بھی سب کو چائے دے کر اپنے کمرے میں جا رہی تھی کہ نسرین بیگم کی آواز نے رکنے پر مجبور کر دیا۔

'عابر میری بات سنیں۔'عابر اعظم کو موبائل میں مصروف دیکھ کر نسرین بیگم نے کہا۔

'سن رہا ہوں بولو۔'مصروف سے انداز میں جواب آیا۔

'نہیں آپ نہیں سن رہے۔رکھیں اس موبائل کو۔'نسرین بیگم نے جھنجھلاتے ہوئے

کہا۔

'اچھا رکھ دیا۔اب بولو۔'عابر اعظم نے موبائل بند کرتے ہوئے کہا۔

'شارمین کے لیے رشتے آرہے ہیں۔پہلے تو میں منا کرتی رہی، لیکن ہمارے بڑے کہتے تھے کہ رشتہ بار بار ٹھکرانے سے اللہ بھی ناراض ہوتا ہےاور رشتے بھی نہیں آتے۔ اس لیےاب کی بار جو رشتے آئے ہیں ان پر غور کیا ہے۔'نسرین بیگم سانس لینے کو رکیں۔

عابر اعظم سنجیدگی سے سن رہے تھے۔جبکہ باہر کھڑی شارمین کا وہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

'آج کل دو رشتے آئے ہیں،ان میں سے ایک ڈاکٹر ہے۔جبکہ دوسرا ابھی باہر سے آیا ہےاوراپنے بھائی کے ساتھ بزنس سنبھالے گا۔'

'ہمم۔۔اور یہ کب کی بات ہے؟عابر اعظم سوچتے ہوئے بولے۔

'ڈاکٹر والا کل اور بزنس والا آج۔میں چاہتی ہوں کہ آپ اپنے بھائیوں سے مشورہ کریں اور لڑکوں کے بارے میں بھی پتا کروائیں۔'

'وہ تو میں کروالوں گا، لیکن یہ بہت جلدی نہیں؟'عابر اعظم اداس ہوتے ہوئے بولے۔اور کیوں نہ ہوتے،اکلوتی بیٹی کی شادی کی بات ہو رہی تھی۔

'کوئی جلدی نہیں ہے۔ویسے بھی یہ اللہ کا حکم ہے کہ لڑکی جب بڑی ہو جائے تو اس کی جلدی شادی کروادو۔'اور یہاں نسرین بیگم کے اندر کی روایتی ماں جاگ چکی تھی۔

'آپ کو بھی پتا ہے کہ آج کل کا زمانہ صحیح نہیں ہے۔بہتر یہی ہے کہ وقت پر اپنے گھر کی ہو جائے اور ویسے بھی میں کون سا ابھی شادی کے حق میں ہوں۔بس اتنا چاہتی ہوں کہ منگنی یا نکاح ہو جائے۔'

اس سے آگے سننا،شارمین کے بس میں نہیں تھا،سو آنسو پیتے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

'چلو ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں سب سے۔'یہ کہہ کر عابر اعظم لیٹ گئے۔

'عابر اب اس میں اداس ہونے کی کیا بات ہے؟آج نہیں تو کل یہ ہونا ہی ہے۔'ان کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے نسرین بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

'اور میں بھی تو اپنے ابو کی لاڈلی بیٹی تھی۔میری بھی شادی ہوئی ہے۔یہ کوئی انوکھی

بات نہیں ہے۔'نسرین بیگم نے بات کا رخ اپنی طرف موڑ لیا جس پر عابرا عظم ہنس پڑے۔

****

کمرے کا دروازہ بند کر کہ شارمین اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔وہ ابھی تک صدمے میں تھی۔ آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے۔

'بہتر یہی ہے کہ وقت پر اپنے گھر کی ہو جائے۔' بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

'منگنی یا نکاح ہو جائے۔'

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ الفاظ ابھی تک شارمین کو سنائی دے رہے تھے۔

'یہ مما کیا کہہ رہی ہیں؟'شارمین نے سرگوشی کی۔

'کیا میں مما پاپا جانی پر بوجھ بن رہی ہوں؟'آنسو لگاتار بہتے جا رہے تھے۔

'عیشا، تمہیں پتا ہے میرا۔۔۔'فہد نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

'کیا ہوا؟؟رو کیوں رہی ہو؟'شارمین کے پاس بیٹھتے، فہد نے پریشانی سے پوچھا۔

'تمہیں پتا تھا نہ۔' بھوری آنکھوں میں شکایت تھی۔

'کیا پتا تھا؟'

'یہی کہ وہ مہمان کون ہیں؟' شارمین نے روتے ہوئے پوچھا۔

'نہیں مجھے۔۔'

'فہد جھوٹ نہیں۔' شارمین نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

'آہ۔۔۔ مما نے آج ہی بتایا تھا۔' فہد نے ہتھیار ڈال دیے۔

آنسو لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے۔ یہ سوچ ہی بے چین کرنے کو کافی تھی کہ وہ کسی سے منصوب کر دی جائے گی۔

'یار عیشا اس میں رونے کی کیا بات ہے؟'

بہن کے آنسوؤں سے پریشان ہوتے ہوئے فہد سمجھانے کی کوشش کی۔

'پریشان کیوں ہوتی ہو؟ تمہاری مرضی کے بغیر نا کچھ ہو گا اور نا ہی پاپا جانی ہونے دیں گے۔ پلیز رو نہیں۔' فہد نے شارمین کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

'ہمم۔۔۔یہ بھی صحیح ہے۔میری مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوگا۔'شارمین نے خود کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

جبکہ دور کھڑی قسمت اس کی بات پر مسکرا اٹھی۔

'ہاں نا۔میں بھی یہی کہہ رہا ہوں۔اچھا اب رونا نہیں ہے۔پھر میں بھی اپسٹ ہو جاتا ہوں۔'فہد پھیکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔

'اچھا نہیں روتی۔'شارمین نے مسکراتے ہوئے کہا،پھر کچھ یاد آنے پر بولی،'تمہیں کوئی کام تھا؟'

'اوہ ہاں۔۔۔میں یہ پوچھ رہا تھا کہ تم نے میرا رجسٹر دیکھا ہے؟مجھے مل نہیں رہا۔'

'وہ براون والا؟'

'ہاں ہاں وہی۔'فہد نے تصدیق کی۔

'وہ الماری میں رائٹ سائیڈ میں پڑا ہے۔اور تم سو جاو نا ابھی تک جاگ رہے ہو'شارمین نے رعب جھاڑتے ہوئے کہا۔

'ہاں بس جا رہا ہوں۔اور رونا نہیں ہے اچھا!'فہد نے جاتے ہوئے تلقین کی۔

'اچھا نا نہیں روتی۔اب جاو جلدی۔'

فہد مسکراتے ہوئے چلا گیا اور شارمین اپنے بھائی کی اتنی کیئر پر مسکرا دی۔

'ہاں نا میں ویسے ہی پریشان ہو رہی ہوں۔میری مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو گا۔
میں صبح ہی مما پاپا جانی سے بات کروں گی۔مجھے کوئی شادی وادی نہیں کرنی۔'یہ سوچ
کر شارمین سونے کو لیٹ گئی۔

یہ جانے بنا کہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ وہی ہو جو ہم چاہیں!!

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

پیاس کی شدت نے تانی کو اٹھنے پر مجبور کر دیا۔ بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ہی تانی نے سائڈ ٹیبل پر
نظر دوڑائی جہاں خالی جگ تانی کا منہ چڑا رہا تھا۔

'اوہووو۔۔۔پانی کو بھی ابھی ختم ہونا تھا؟'منہ بناتے ہوئے تانی بیڈ سے اتری اور جگ
لے کر پانی لینے چلی گئی۔

کچن میں آ کر تانی نے پہلے خود پانی پیا،پھر جگ میں ڈالا۔ابھی وہ کچن سے نکلنے کا سوچ ہی
رہی تھی کہ باہر سے کچھ آوازیں آنے لگیں یوں جیسے کیسی کو باندھا جا رہا ہو اور وہ خود کو

چھڑانے کی کوشش کر رہا ہو۔

تانی جگ وہی پر رکھ کر باہر کو گئی۔

باہر کا منظر تانی کے ہوش اڑانے کو کافی تھا۔ غزالہ بیگم، مجتبیٰ غازیان اور اقرا کو ہاتھ پاؤں باندھ کر کرسیوں پر بیٹھایا گیا تھا اور دائم کے ہاتھ باندھے جا رہے تھے۔

'بھائی ی ی ی۔۔۔۔۔'

تانی چیختے ہوئے دائم کی طرف بھاگی، لیکن راستے میں ہی ایک نقاب پوش نے اسے دبوچ لیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'چھوڑو مجھے۔' آنکھوں میں آنسو لیے تانی چلائی۔

'ایسے کیسے چھوڑ دوں، اگر تم لوگ اس کی سلامتی چاہتے ہو تو بتاو کیش کہا ہے۔' نقاب پوش نے کرخت لہجے میں کہا۔

'اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں' مجتبیٰ غازیان نے غصے سے کہا۔

وہ دو لوگ تھے، جن میں سے ایک نے تانی کو پکڑ رکھا تھا جبکہ دوسرا دائم کو باندھ کر گن لیے پیچھے ہی کھڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی، ایک مانوس سی آواز

نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

'اوہ، لگتا ہے سب میرے انتظار میں بیٹھے ہیں۔'

وہ اپنے موبائل میں مگن تھا، مگر کوئی جواب نہ پا کر جب سر اٹھایا تو سکتہ میں آ گیا۔

'یہ سب کیا ہو رہا ہے؟' وہ حیران و پریشان ہو گیا۔

'پائیز بھائی' تانی کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔

'کون ہو تم لوگ؟ اور تم تانیہ کو چھوڑ دو۔' یہ کہتے ہوئے پائیز تانی کی طرف بڑھنے لگا۔

'وہی رک جاو ورنہ ساری گولیاں اس لڑکی میں اتار دوں گا۔'

نقاب پوش غرایا۔ لیکن پائیز بنا رکے آگے بڑھتا رہا۔

'میں کہہ رہا ہوں وہی رک جاو۔' اپنی بات کا اثر نہ ہوتے دیکھ کر نقاب پوش تانی کو آگے کی طرف دھکیل کر بھاگنے لگا۔ اگر پائیز بر وقت تانی کو نہ پکڑتا تو وہ زمین بوس ہو جاتی۔

'تم ٹھیک ہو؟' تانی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ فکر مندی سے گویا ہوا۔ تانی نے سر ہلایا۔

اب پائیزان دونوں نقاب پوش کی طرف متوجہ ہوا جو ایک بیگ پکڑے بھاگنے کی تیاری میں تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ بھاگتے، پائیز نے ان میں سے ایک کو پکڑ لیا۔ دوسرا اپنے ساتھی کی مدد کو آیا۔ یوں ان میں ہاتھا پائی شروع ہو گئی۔

دائم کی آواز پر تانی ان کی طرف بھاگی اور رسیاں کھولنے لگی۔ تانی جیسے ہی دائم کی رسیاں کھول کر مجتبیٰ غازیان کی طرف متوجہ ہوئی، گولی کی آواز پر تانی کے ہاتھ رک گئے۔ پائیز کی طرف بڑھتا دائم بھی اپنی جگہ سن ہو گیا۔ اقراء اور غزالہ بیگم کا چہرہ انہونی کا سوچ کر سفید ہو گیا۔ جبکہ نقاب پوش موقع سے فرار ہونے کی بجائے بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

'پائیز۔۔۔۔۔۔۔' مجتبیٰ غازیان کی چیخ نے جیسے سب کو ہوش دلایا۔

دائم بھاگ کر پائیز کے پاس پہنچا۔

لیکن پائیز کو خون میں لت پت دیکھ کر دائم کے آنسو بہنے لگے۔ دائم کی دیکھا دیکھی غزالہ بیگم اور اقراء نے بھی رونا شروع کر دیا۔ مجتبیٰ غازیان خود کو رسیوں سے آزاد کروا کر پائیز کے پاس پہنچے، لاکھ اختلاف کے باوجود پائیز انھیں عزیز تھا۔

اور تانی، وہ تو اپنی جگہ سن کھڑی تھی۔اسے آس پاس کا ہوش ہی نہیں تھا۔اگر پتہ تھا تو صرف اتنا کہ اس نے گولی کی آواز سنی تھی۔

نقاب پوش بھی اپنی جگہ صدمے سے نڈھال ہو رہے تھے،ان میں سے ایک نے ہی عقل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایمبولینس کو کال کی اور روتے ہوئے اپنا نقاب اتار دیا۔

'چاچو رئیلی سوری پتا نہیں یہ کیسے ہو گیا۔یہ سب پلین تھا ہم نے تانی کو سرپرائز دینا تھا۔'

وہ نقاب پوش اور کوئی نہیں بلکہ عریش طائل تھا، مجتبیٰ غازیان کے بھائی طائل غازیان کا بیٹا۔جبکہ دوسرا نقاب پوش جو کہ غزالہ بیگم اور اقراء کی رسیاں کھول رہا تھا، وہ تھا شارق سہیر، سہیر غازیان کا بیٹا۔

ایمبولینس کے آتے ہی مجتبیٰ غازیان اور باقی سب پائیز کو لے کر ہسپتال لے گئے۔

اقراء غزالہ بیگم کو سنبھال رہی تھی، جن کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا۔

'ممی پلیز خود کو سنبھالیں، پائیز کو دعاوں کی ضرورت ہے آپ دعا کریں اس کے لیے۔'

اقراء خود بھی نڈھال تھی،کیونکہ پائیز اسے بلکل سگے بھائیوں کی طرح عزیز تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'تانیہ کہاں ہے۔' غزالہ بیگم جو اس سب میں تانی کو بلکل ہی فراموش کر چکی تھی اچانک ہی چونکیں۔

اقراء بھی پریشان ہو گئی کیونکہ سب ہی جانتے تھے کہ تانی اپنے بھائیوں کے معاملے میں بہت حساس تھی۔ پائیز کے باہر جانے والی بات پر تانی نے رو رو کر گھر سر پر اٹھا لیا تھا۔ پائیز کے وعدہ کرنے پر اور اس بات کا یقین دلانے پر کہ کچھ عرصہ کی بات ہے پھر واپس آ جانا ہے، تب جا کر وہ راضی ہوئی تھی۔ لیکن اب تو اس کے سامنے پائیز کو گولی لگی تھی۔۔۔

'تانی، تانی میری جان!' اقراء تڑپ کر تانیہ کی طرف بڑھی جو اس جگہ بیٹھی ہوئی تھی جہاں پائیز کو گولی لگی تھی۔

'تانی میری جان، کچھ نہیں ہو گا پائیز کو۔'

لیکن تانیہ بنا کوئی اثر لیے، ویسے ہی بیٹھی رہی۔ غزالہ بیگم بھی تانیہ کے پاس آ گئیں۔

'تانی بچے۔' غزالہ بیگم نے تانیہ کو اپنے ساتھ لگا لیا۔ لیکن تانیہ کی چپ نہ ٹوٹی۔ وہ یک ٹک خون کو دیکھی جا رہی تھی، جو پائیز کو گولی لگنے پر فرش پر پھیل گیا تھا۔

'بھائی نے پرامس کیا تھا کہ آ کر سب سے پہلے مجھ سے ملیں گے۔'تانیہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔'لیکن وہ تو مجھ سے ملے ہی نہیں، مجھ سے بات بھی نہیں کی۔'تانیہ کے چہرے سے اس کے کرب کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔اقراء نے روتے ہوئے دائم کو فون کیا۔چوتھی بیل پر فون اٹھایا گیا۔

'ہیلو دائم! پائیز کیسا ہے؟ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں؟ تانی کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے۔' ایک ہی سانس میں سب پوچھتے ہوئے اقراء خود بھی رو پڑی۔

'ابھی آپریشن ہو رہا ہے اور تانی کو کیا ہوا؟ میری بات کرواو۔'دائم کی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی۔اقراء نے فون تانیہ کو پکڑا دیا۔

'تانی بچے!'

'بھائی! پائیز بھائی مجھ سے ملے بھی نہیں۔'یہ کہتے ہی کب کے رکے آنسو برس پڑے۔

'میرے بچے کو مجھ پر ٹرسٹ ہے نہ،انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔آپ ممی کا اور اپنا خیال رکھو۔اور بے فکر رہو پائیز ٹھیک ہو جائے تو پھر ہم مل کر اس کی کلاس لیں گے۔' پیار سے کہتے ہوئے،دائم نے آخر میں شرارت سے کہا۔

'خوب تنگ کریں گے،اور ناراض بھی ہو جائیں گے۔'تانیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔کچھ دیر پہلے والی کیفیت زائل ہو گئی تھی۔اب وہ مطمئن تھی۔کیوں کہ دائم نے پائیز کو ٹھیک ٹھاک واپس لانے کا یقین دلایا تھا۔

'ٹھیک ہے جیسا میری گڑیا کہے گی ویسے ہی کریں گے۔اب آپ خود بھی فرش ہو جاو اور ممی کو بھی کہو کہ فکر نہ کریں۔'دائم نے جان بوجھ کر اقراء کا نام نہیں لیا۔

'ٹھیک ہے۔اور آپی کا خیال کون رکھے گا؟'تانیہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

'اس کے لیے میری چھوٹی چڑیا ہے نہ۔'دائم نے مان سے کہا۔

تانی ہنس پڑی۔اسے ہنستا دیکھ کر غزالہ بیگم اور اقراء بھی پر سکون ہو گئیں۔

'اچھا میں رکھتا ہوں،زرا ڈیڈی کو دیکھ لوں۔اللہ حافظ '

'اللہ حافظ بھائی۔'تانی نے فون اقراء کو دے دیا اور خود غزالہ بیگم کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

'چلیں ممی آپ اور آپی ریسٹ کریں۔بھائی نے کہا ہے کہ وہ پائیز بھائی کو ٹھیک ٹھاک واپس لے کر آئیں گے۔'

غزالہ بیگم کو اپنے بیٹے پر پیار آیا،تانی کو پیار کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

جبکہ اقراء تانیہ کے ساتھ مل کر صفائی کرنے لگی۔خون صاف کرتے ہوئے تانیہ کے آنسو نکل آئے۔

'اپنے اللہ اور بھائی پر بھروسہ رکھو تانی۔' اقراء نے پیار سے کہا۔

تانیہ نے سر ہلا اور کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔

****

فون رکھ کر دائم مجتبیٰ غازیان کی طرف آیا جو یک ٹک فرش کو گھورے جارہے تھے۔

بظاہر وہ پائیز سے پیار کا اظہار نہیں کرتے تھے، لیکن یہ سوچ ہی ان کی جان نکالنے کو کافی تھی کہ پائیز کو گولی لگی ہے۔کوئی بھی ان کے چہرے سے ان کی دلی کیفیت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

'ڈیڈی! فکر نہ کریں، پائیز ٹھیک ہو جائے گا۔'

'گولی اپری حصے میں لگی ہے دائم۔' مجتبیٰ غازیان نے دائم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں۔بے بسی، کرب اور بیٹے کو کھو دینے کا خوف۔ایک لمحے کے لیے تو دائم کا بھی دل کیا کہ رو دے۔لیکن خود پر قابو رکھا۔کیونکہ اگر وہ کمزور

پڑ جاتا تو باقی سب کو کون سنبھالتا۔

'ڈیڈی پلیز۔اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ان شاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔'

'چاچو پلیز ہمیں معاف کر دیں۔یہ سب ہماری وجہ سے ہوا ہمیں پائیز کی بات نہیں ماننی چاہیئے تھی۔'

شارق نے مجتبیٰ غازیان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

'اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ یہ سب ہو جائے گا تو ہم کبھی بھی پائیز کی بات نہ مانتے۔'

مجتبیٰ غازیان نے ایک نظر شارق کے شرمندہ اور عریش کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھا، پھر گہرا سانس بھرتے ہو کہا۔

'مجھے ساری بات بتاو۔'

****

'ہلیو بڈیز۔کیا حال ہے۔' پائیز نے ویڈیو کال پر عریش اور شارق سے کہا۔

'ہم ٹھیک ہیں تم سناو کیسے ہو؟' عریش نے کہا۔

'ہمیشہ کی طرح ہنڈسم اور سمارٹ۔' پائیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'ہاہاہاہا۔۔۔مطلب دماغ ابھی تک خراب ہے۔' عریش نے ہنستے ہوئے کہا۔

'اچھا چھوڑو ان باتوں کو اور یہ بتاو کہ فلائٹ کب کی ہے؟' شارق نے پوچھا۔

'پانچ بجے کی ہے۔'

'اور پاکستان کب تک پہنچو گے؟'

'یہی کوئی آٹھ تک' پائیز نے اندازے سے کہا۔'اور پلین ریڈی ہے نہ؟ میرے آنے سے پہلے سب کچھ تیار ہونا چاہیئے۔'

'ہاں ہاں بے فکر رہیں جناب۔ہم نے ساری تیاری کر لی ہے۔' شارق نے یقین دہانی کرائی۔

'ویسے پائیز تمھیں نہیں لگتا، یہ تانی کی لیے خطرناک ہے۔وہ تم دونوں کے معاملے میں کافی حساس ہے۔' عریش نے کب سے دل میں آنے والے خدشے کو بیان کیا۔

'ہاں میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔' شارق نے بھی تائید کی۔

'ہمم۔۔۔چلو پھر ایسا کرتے ہیں کہ تھوڑی دیر بعد ہی پلین کلوز کر دیں گے۔' پائیز نے

حل پیش کیا۔

'ہاں یہ ٹھیک ہے۔ چلو اب جا کر پیکینگ کرو۔ ورنہ سچ میں فلائٹ مس ہو جائے گی۔' شارق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'اوکے بائے!' پائیز شرارت سے بولا۔

'او انگریزوں کے گم شدہ بندر۔۔اللہ حافظ بولا کر، کتنی دفعہ کہا ہے۔' عریش نے چڑتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'ہاہاہاہاہا۔۔اچھا شارق اللہ حافظ اور عریش بائے بائے۔'

پائیز نے ہنستے ہوئے کال بند کر دی۔ عریش کو چڑانا ہو اور پائیز کوئی موقع ہاتھ سے جانے دے۔ ناممکن۔ ابھی بھی صرف عریش کو چڑانے کے لیے ہی بائے بولا تھا۔

****

آٹھ بجے شارق اور عریش ائیر پورٹ پہنچ گئے تھے لیکن پائیز کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

'یارر۔۔۔یہ پائیز کہاں رہ گیا ہے-' عریش نے چڑتے ہوئے کہا۔

'آ جائے گا حوصلہ رکھو۔۔ہو سکتا ہے کوئی مسئلہ ہو تب ہی دیر ہو گئی ہے۔'

شارق نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔پریشان تو وہ بھی ہو گیا تھا کیونکہ اب نو بج رہے ہے مگر پائیز کا کہیں کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

ابھی وہ دونوں پائیز کو ڈھونڈ ہی رہے تھے کہ کسی نے پیچھے سے آ کر دونوں کو گردن سے دبوچ لیا۔اور پر اسرار آواز میں بولا۔

'خبردار! ہلنا مت۔یو آر انڈر ارسٹ

)You are under arrest(

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'کہاں مر گیا تھا، کب سے انتظار کر رہے تھے ہم۔'عریش نے اپنی گردن آزاد کروا کر غصے سے کہا۔

'ہاں یار ہم پریشان ہو گئے تھے۔'شارق نے گلے ملتے ہوئے کہا۔

'یار پشاور کی ڈائریکٹ فلائٹ نہیں مل رہی تھی تو پہلے اسلام آباد گیا اور پھر وہاں سے یہاں پشاور آیا ہوں۔باقی دیر چیک ان کے وقت ہوئی۔اور تم کیوں تپ رہے ہو؟اب تو آ گیا ہوں نا۔'پائیز نے کہتے ہوئے عریش کو زبردستی گلے لگایا۔

'تمھیں اندازہ ہے کتنا انتظار کیا ہے ہم نے- ظالم چار سال کم نہیں ہوتے۔' عریش نے کس کر گلے لگاتے ہوئے شکوہ کیا۔

'اوئے میں بھی آیا۔' شارق بھی مسکراتے ہوئے ان دونوں کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں ائیرپورٹ سے نکل کر شارق کے فلیٹ کی جانب روانہ ہو گئے۔ فلیٹ پر پہنچ کر پائیز فریش ہونے چلا گیا جبکہ عریش اور شارق کھانا نکالنے چلے گئے جو انھوں نے راستے سے لیا تھا۔

'واہ تم دونوں نے تو گھر داری بھی سیکھ لی۔'

پائیز نے عریش اور شارق کو ٹیبل لگاتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ جس نے حسب معمول عریش چڑھ گیا اور شارق ہنسنے لگا۔

'ہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔یار اب یہاں اور کوئی تو ہے نہیں جو کھانا لگائے۔' شارق نے بیٹھتے ہوتے کہا۔

'گھر کا کام کرنا کوئی بری بات تو نہیں ہے۔ ویسے بھی یہ سنت ہے۔' عریش نے منہ پھولاتے ہوئے کہا۔

'اچھا بس کرو۔ جلدی سے کھانا کھاو ہمیں گیارہ بجے تک نکلنا بھی ہے۔'

اس سے پہلے کہ پائیز عریش کو اور چڑاتا، شارق نے مداخلت کرتے ہوئے دونوں کو کہا تو دونوں مسکراتے ہوئے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

****

ساڑھے دس بجے تک وہ غازیان ویلہ پہنچ گئے۔

'یہ ہم اتنی جلدی کیوں آ گئے ہیں؟؟ اتنی دیر ہم کیا کریں گے' عریش نے پائیز سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پائیز نے مسکراتے ہوئے شانے اچکائے اور اگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ 'اب جاو'

دونوں کو گڈ لک وش کر کہ پائیز سامنے سے ہٹ گیا۔ عریش اور شارق نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے اور اندر چلے گئے۔

'پہلے کس کے کمرے میں جانا ہے؟' عریش نے سرگوشی میں پوچھا۔

'میرا خیال ہے پہلے چاچو کی طرف جاتے ہیں، ان کو باندھ کر پھر دائم بھائی کی طرف جائیں گے۔'

وہ بنا آواز پیدا کیے، خاموشی سے مجتبیٰ غازیان کے کمرے میں گئے۔ عریش غزالہ بیگم کی طرف جبکہ شارق مجتبیٰ غازیان کی طرف گیا۔

'ہیے۔۔۔اٹھو۔۔'شارق نے اپنی آواز کو رعب دار بناتے ہوئے مجتبیٰ غازیان کو ہلایا۔ مجتبیٰ غازیان نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو کوئی نقاب پوش ان پر جھکا ہوا انھیں اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے، شارق کی آواز نے انھیں خاموش رہنے پر مجبور کو دیا۔

'خبردار! کوئی ہوشیاری نہیں ورنہ اڑا دوں گا۔'شارق گن دکھاتے ہوئے مجتبیٰ غازیان اور غزالہ بیگم کو باہر لے لایا۔ عریش نے غزالہ بیگم کو کرسی پر بٹھایا اور انھیں باندھنے کے لیے رسی اٹھائی، لیکن مجتبیٰ غازیان نے رسی لی۔ عریش نے احتجاج کرنا چاہا پر ان کی گھوری پر خاموش ہو گیا۔انھوں نے خود ہی غزالہ بیگم کو کچھ اس طرح سے باندھا کہ انھیں تکلیف نہ ہو۔

'مجتبیٰ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔بجائے کچھ کرنے کہ آپ مجھے ہی باندھ رہے ہیں؟' غزالہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔

'کچھ خاص نہیں۔بس میرے بچوں کو میرے ہی گھر میں ڈاکہ ڈالنے کا شوق ہو رہا ہے

توان کا کام آسان کر رہا ہوں۔'

مجتبیٰ غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گئے۔

'آو برخوردار اب مجھے بھی باندھ لو اس سے پہلے کہ میرا ارادہ بدل جائے اور میں تم دونوں کا دماغ درست کر دوں۔'

عریش اور شارق منہ کھولے یہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان کو کیسے پتا چلا۔

'بیٹا جی صرف چہرہ ڈھکا ہوا ہے آواز نہیں بدلی۔اب تم دونوں آتے ہو یا میں اٹھوں؟'

مجتبیٰ غازیان کی آواز دونوں کو حقیقی دنیا میں واپس لائی تو عریش نے شرمندگی سے مسکراتے ہوتے ہوئے آگے بڑھ ان کو باندھ دیا۔

'اب جاو دائم اور اقراء کو بھی لے آو۔'

شارق سر ہلاتے ہوئے دائم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عریش رسیاں اکھٹی کر کہ اس کے پیچھے چل پڑا۔

کچھ ہی دیر بعد شارق دائم اور اقراء پلین بتا کر مجتبیٰ غازیان کی طرف لے آیا اور دونوں کو کرسیوں پر بٹھا یا کر پہلے اقراء کو باندھا۔اس سے پہلے کہ شارق دائم کی طرف بڑھتا،

لاؤنج سے آتی آواز پر رک گیا۔ غور کرنے پر پتا چلا کہ وہ تانیہ تھی، جو کچن میں پانی پی رہی تھی۔ عریش نے پائیز کو ریڈی رہنے کا میسج کیا۔ شارق کے اشارے پر دائم نے ایسے ظاہر کیا جیسے شارق اسے زبردستی باندھ رہا ہو۔ پھر توقع کے عین مطابق تانیہ آواز سن کر ان کی طرف آئی اور دائم کو اس حال میں دیکھ کر اس کی طرف بھاگی۔ لیکن راستے میں ہی عریش نے تانیہ کو پکڑ لیا اور عریش کے اشارے پر مجتبیٰ غازیان نے اسے دھمکایا۔ تب ہی پائیز کی انٹری ہوئی جو بڑی سنجیدگی سے پلین پر عمل کرتا تانیہ اور عریش کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عریش نے تانیہ کو دھکا دیا اور شارق کی طرف بھاگا۔ اور وہ جو ایک بیگ پکڑے اسی انتظار میں تھا، عریش کے ساتھ مل کر بھاگنے لگا لیکن پائیز نے شارق کو پکڑ لیا۔ اور تینوں نے یوں ظاہر کیا جیسے سچ میں ان میں ہاتھا پائی ہو رہی ہو۔ تب ہی اچانک پائیز کا ہاتھ لگنے سے عریش کی گن سے گولی چل گئی۔ جو کہ پائیز کو لگ گئی۔ سب اپنی اپنی جگہ فریز ہو گئے۔ پائیز نے پہلے عریش کو دیکھا، پھر شارق کو دیکھتے ہی ہوش و حواس سے بے گانہ ہوتا زمین پر گر گیا۔

یہ کیا ہو گیا تھا؟ یہ پلین کا حصہ تو نہیں تھا۔ پلین کے مطابق تو پائیز کو یرغمال بنایا جانا تھا اور تانیہ کی ریکوسٹ پر اسے چھوڑ دیا جاتا یعنی پلین کلوز کر دیا جاتا۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی

الٹاہو گیا تھا۔ عریش کبھی اپنے ہاتھ میں گن کو دیکھتا تو کبھی خون میں لت پت پائیز کو۔

'پائیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔' مجتبیٰ غازیان کی چیخ پر دائم پائیز کی طرف بھاگا اور اپنے جان سے پیارے بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر وہ تڑپ گیا۔ مجتبیٰ غازیان بھی خود کو آزاد کروا کر پائیز کے پاس آئے اور اس کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے دیوانہ وار پکارنے لگے۔

صدمے سے نڈھال ہوتے شارق نے ایمبولینس کو کال کی اور آگے بڑھ کر غزالہ بیگم اور اقراء کی رسیاں کھولنے لگا۔ جبکہ عریش روتے ہوئے اپنی صفائی پیش کر رہا تھا۔

ایمبولینس کے آتے ہی پائیز کو ہسپتال لے آئے۔ وہ ICU میں تھا۔ جہاں ڈاکٹرز آپریشن کر رہے تھے۔

****

'گن لوڈ رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔' مجتبیٰ غازیان نے گہرا سانس بھرتے ہوئے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

'چاچو قسم سے ہم نے گن لوڈ نہیں کی تھی بلکہ اس میں تو گولیاں ہی نہیں تھیں۔'

شارق نے روتے ہوئے بتایا۔

مجتبیٰ غازیان نے روتے ہوئے شارق کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر عریش کو دیکھا جس کو چپ سی لگ گئی تھی، جب سے پائیز کو گولی لگی تھی۔ مجتبیٰ غازیان اٹھ کر عریش کے پاس گئے۔ کیونکہ انھیں شارق اور عریش بھی اپنے بچوں کی طرح پیارے تھے اور انھیں اس حال میں دیکھنا ان کے لیے مشکل تھا۔

'کچھ نہیں ہوگا پائیز کو۔' مجتبیٰ غازیان نے تسلی دی۔ لیکن عریش کی چپ نہ ٹوٹی۔ وہ یک ٹک ICU کے دروازے کو دیکھے جارہا تھا۔ لیکن جب بولا تو آواز میں کرب تھا۔

'میں نے پائیز کو گولی ماردی چاچو۔'

یہ خیال ہی جان نکالنے کو کافی تھا کہ پائیز کو گولی کیسی اور نے نہیں بلکہ خود عریش نے ماری تھی۔ حالانکہ وہ غلطی سے لگی تھی لیکن اس وقت عریش خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا۔

ICU سے باہر آتے ہوئے ڈاکٹر کی آواز پر سب نے مڑ کر دیکھا، پر سامنے کا منظر دیکھ کر ایک لمحے کے لیے سُن ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

شارمین کروٹ بدل بدل کر تھک گئی تھی لیکن نیند کا کہیں نام ونشان نہ تھا۔

'یارررر۔۔کیامصیبت ہے۔کیوں نیند نہیں آرہی۔۔'شارمین جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی۔

'چلوایشل اور ونیسہ سے بات کر لیتی ہوں۔شاید تھوڑا سکون آجائے۔'یہ کہتے ہی شارمین نے موبائل اٹھایااور گروپ میں سلام کا میسج کیا۔

'اوئے پشوگے۔خیریت ہے؟یہ اتنی رات کوالووں کی طرح کیوں جاگ رہی ہو۔'

ونیسہ نے دانت نکالنے والے ایموجی سنڈ کیے۔

'اچھامیں الو تو تم کیاہو۔'شارمین نے کہا۔

'آفکارس آئی ایم سون پری۔'ونیسہ نے 'میرا اسٹائل' میں جواب دیا،جسے پڑھ کر شارمین کی ہنسی نکل گئی۔

'یارا کیا چیز ہو تم۔'

'بس جیسی بھی ہوں اکلوتی پیس ہوں اس دنیامیں۔میری جیسی کوئی نہیں ملے گی۔'

ونیسہ نے فخر سے کہا۔

'ہاں اس میں تو کوئی شک نہیں۔'شارمین نے پیار سے کہا۔

'اسی لیے کہتی ہوں میری قدر کیا کرو۔ کل کو جب میں نہیں ہوں گی تو پھر روتی پھرو گی۔'ونیسہ نے کہا۔

'بس بس اب زیادہ نہ پھیلو۔ میں کیوں روں؟روئیں میرے دشمن۔'شارمین نے ریپلائے دیا۔

'اَبے تو تم لوگوں کو آرام نہیں ہے؟یہ کیا آدھی رات کو چڑیلوں کی طرح جاگ رہی ہو۔'ایشل نے آتے ہی دونوں کو اچھی خاصی سنا دی۔

'یار ایشو میں بہت بے چین ہوں۔ تم دونوں سے ایک بات کرنی تھی۔'شارمین نے ایشل کو ٹوک کر اپنا مسئلہ بیان کیا۔

'شانی سب خیریت ہے نا؟'ونیسہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

'ہاں بھی اور نہیں بھی۔'شارمین نے میسج کیا اور ساتھ ہی کال ملا دی۔

'ہاں اب بولو۔ کیا ہوا۔ کیوں بے چین ہو۔'ایشل نے کہا۔ شارمین نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔

'تو پشو گے اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟آج نہیں تو کل یہ سب ہونا ہی ہے۔'وینسہ نے ہمیشہ کی طرح شارمین کو سمجھایا۔

'ہاں نہ شانی۔ تم یہ سب سر پر کیوں سوار کر رہی ہو۔ ابھی کون سا بات پکی ہو گئی ہے یا پھر آنٹی نے کل رخصتی طہ کر دی ہے۔'ایشل نے کہا۔

'اللہ نہ کرے ایشو۔ کیسی باتیں کرتی ہو۔'شارمین دھل کر بولی۔

ادھر میرا رشتے کی بات سے دل نکل رہا ہے اور تم رخصتی کی بات کر رہی ہو۔'

'جو بھی ہو۔ میں تو بڑی خوش ہوں۔'ونیسہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'ہاں ہاں تمھارے تو دل کا ارمان پورا ہو رہا ہے۔ خوشی تو ہونی ہی ہے۔'

'ہاں نا۔۔اب میری خوشی دوبالا ہو جائے اگر بات بن جائے۔'ونیسہ نے شرارت سے کہا۔

'ونیہیییی۔۔'شارمین نے چِڑتے ہوئے کہا۔

'دیکھو شانی ہونا وہی ہے جو اللہ چاہیں گے، تو فضول میں پریشان نا ہو۔ تمہیں اللہ پر بھروسہ ہے نا؟'ایشو سمجھاتے ہوئے کہنے لگی۔

'ہاں اللہ پر ہی تو بھروسہ ہے۔'شارمین نے آہستہ آواز میں کہا۔

'بس پھر تم بے فکر رہو،اللہ جی سب بہتر کریں گے۔'ونی نے بھی سمجھایا۔'بس اب تم آرام سے سو جاو صبح اٹھنا بھی ہے۔'

'ہمم۔۔ صحیح۔چلو ٹھیک ہے۔'شارمین نے کہا۔

'اللہ حافظ شانی ونی۔'ایشل نے کہا

'اللہ حافظ ایشو۔'

'باُمیدِ دیدار۔اللہ نگہبان۔'ونی نے ہمیشہ کی طرح کہا جس کے جواب میں شارمین اور ایشل نے بیک وقت آمین کہا۔

ونیسہ اور ایشل سے بات کر کہ شارمین خود کو کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی۔

جبکہ دوسری طرف ونیسہ شارمین کو تو تسلی دے رہی تھی لیکن خود پریشان ہو گئی تھی۔ یہ سچ تھا کہ ونیسہ کو شارمین کی شادی کا بہت شوق تھا۔کالج میں جب بھی آذان ہوتی تھی تو شارمین کو چِڑانے کے لیے اس کی شادی کی دعا کرتی تھی۔لیکن آج شارمین سے رشتے کی بات سن کر ونیسہ کو عجیب لگ رہا تھا۔ونیسہ کے دل و دماغ میں جنگ چِھڑی

ہوئی تھی۔دل کہتا تھا یہ بہت جلدی ہے۔جبکہ دماغ کہتا تھا تم بھی تو یہی چاہتی تھی۔

'اللہ جی۔۔یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔'دل و دماغ کی جنگ سے آجز آتے،ونیسہ نے کہا۔

'بس جو بھی ہو رہا ہے اللہ جی کی مرضی سے ہو رہا ہے۔تم چپ ہو کر سو جاو۔'خود کو ڈانٹتے ہوئے ونیسہ سونے کو لیٹ گئی۔

☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫

جاری ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین